

خاندان شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اجرا

ماہنامہ

الامور

جلد

یک از مطبوعات

دواخانہ حکیم اسد خان لمیٹڈ



پیشہ کی تاریخ ۲۵

# ماہنامہ جمل لاهور

جلد ۱۱، اپریل ۱۹۹۶ء، ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ شمارہ نمبر ۱۱

مدیر اعلیٰ - منیر نبی خان

نائب مدیر - حکیم عبدالستار خان نیازی

سرپرست و معاونین

- ڈاکٹر قسیم الدین خان
- ڈاکٹر حسن علی بیگ (انگلینڈ)
- ڈاکٹر متین احمد خان (فرانس)
- جناب عیدل بی خان
- جناب حکیم شہر نبی خان
- جناب تنویر بی خان
- جناب سعید بی خان
- جناب حکیم تیار النبی خان
- شاپرغفر خان (انڈیا)
- قاضی فہشیر
- خواجہ محمد اکرم سینیٹر ایڈووکیٹ
- خطاطی: مشتاق احمد ٹیپو

محترمہ سر جہاں بیگم چیف ایڈیٹر اور ڈاکٹر دانا بیگم ایڈیٹر جنرل  
پیشہ ہند کے ذریعہ تمام ایسے درمائی پرنٹرز کو مطلع کیا۔

علمی، ادبی، طبی، مجلہ

خانہ ان شریعت کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اس شمارے میں

- القرآن و الحدیث ۳
- ایشیائے مسلم ۴
- ان کے نام: حکیم شہر نبی خان ۵
- عورت: عیدل بی خان ۶/۷
- شیدا، دقا، سودا ۸
- حضرت جمال سودا: سید محمد شہر نبی خان ۹/۱۰
- عوام سازی اور جدید تہذیب: ڈاکٹر نعیم نور ظفر ۱۱/۱۲
- ہدیہ اور عود: حکیم محمد نبی خان ۱۳/۱۴
- الزبائن: حکیم تیاہن الدین احمد ۱۵
- نواہرات: حکیم حکیم محمد نبی خان ۱۸/۱۹
- امراض و علاج: حکیم عبدالستار خان ۲۰
- قرینہ تصویر
- قلم: جمال سودا ۲۱
- اجمل انظم: انتظار حسین ۲۲/۲۳
- حکیم اجل خان اور سعید نبی خان ۲۵/۲۷
- نبض: سید امین الدین احمد ۲۸
- سیدہ: اہل ریسق ستر

مقام اشاعت

دواخانہ حکیم سیدل خان، پوربیت، پشاور، پاکستان

فون: ۷۱۲۰۵۳۲۰ ○ ٹیلی فون: ۷۲۵۳۲۲۰

قیمت فی شمارہ: ۱۰ روپے

سالانہ چندہ: ۱۰۰ روپے



# المُتَرَاتِ

حج کا (زمانہ) چند پہننے ہیں۔ جو (مشہور) ہیں (یعنی یکم شوال سے دس ذوالحجہ تک) پس جو ان ایام میں اپنے اور حج مقرر کر لے (کہ حج احرام باندھ لے) تو پھر نہ کوئی فتنہ بات جائز ہے اور نہ عدول حکم درست ہے۔ اور نہ کسی قسم کا جھگڑا یا جابجائی (بلکہ اس کو چاہیے کہ ہر وقت یک کام میں لگا رہے) اور جو یک کام کر دے تو حق تعالیٰ شائد اس کو جانتے ہیں اور جب (حج کو جانے لگا) خرچ ضرور لے لیا کہ کیونکہ سب سے بڑی بات خرچ میں (گداگری سے) بچنا ہے اور (یہ) محنت و کراہی بھروسے ڈرتے رہو۔

## الحلیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اس میں اس طرح میں نہ رشتہ ہو یعنی (فحش بات) اور نہ فتنہ ہو یعنی (حکم عدول) وہ حج سے ایسا واپس آتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ان کے پیش بستر پیدا ہوا تھا۔

فحش حج :- جب بچہ پیدا ہوتا ہے وہ محسوم ہوتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ کوئی لغزش کسی قسم کی دادرگاہی یا خبیثی نہ ہوگی یہی اثر ہے اس حج کا جو اللہ کے واسطے کیا جائے۔

## ایڈیٹر کے قلم سے

روزانہ کا معمول ہے۔ صبح اٹھنے، دفتر جا بیٹھنے۔ ٹام ڈھلے، وسائل اور مسائل کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ چھوڑا اور گھر کی راہ لی۔ کبھی دوست آ بیٹھے تو رابطہ بے ربط قہقہے شروع ہو گئے۔ البتہ ایک قصہ ذہن سے ہوتا ہوا سارے صبح کو لپیٹ گیا۔

قصہ مختصر جب ایک عرصہ تک بارش نہ ہوئی اور قحط کے آثار نمودار ہونے لگے۔ علاقے کے لوگ ایک بزرگ کے پاس جا بیٹھے اور بارش کے لیے درخواست کی۔ بزرگ نے دعا کی۔ وقت قبولیت کا تھا۔ بزرگ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور کہا اے اللہ تو نے صبح وقت پر پانی برسا یا فوراً بزرگ کو اپنی نعلی کا احساس ہوا اور جیسے میں جاگ رہا ہوں۔ جب تنبیہ ہوئی اے بندے ہمارا کوئی کام غلط وقت پر بھی ہوتا ہے؟

یہ ٹھیک اللہ کا ہر کام صحیح اور بندے کی آزمائش کے لیے ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی نہ تھی بلکہ امتحان تھا۔ سورہ ہود سے اترے، عالم اسلام میں اس سے بڑی قربانی کی مثال ہمارے سامنے نہیں۔

اے اللہ ہم تیرے گناہ گار بندے ضرور ہیں لیکن اس سے بڑھ کر تیری رحمت کے طلب گار۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر ہماری چھوٹی سی قربانی کو قبول فرما اور مسلمانوں کو اقامت شریف ابراہیمی پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

منیر نبی خان

# اللہ کے نام

**یَا عَلٰی** خاصیت: جس شخص کو خونی برابری ہو، ایک ہزار مرتبہ **یَا عَلٰی** پڑھ کر پانی پر دم کر کے نوش کرے، سات روز میں خون بند ہوگا۔ برابری اٹھانے جاتی رہے گی۔

**یَا حَفِیْظ** خاصیت: اگر بیمار پر سات دن تک برابر ایک ہزار مرتبہ یہ نام پڑھ کر دم کیا جائے اٹھانے بہت جلد بعض بیماریاں نکلیں گی۔  
**یَا حَقِیْق** خاصیت: جس کسی کا نگاہیں دکھتی ہوں سات دفعہ **یَا حَقِیْق** پڑھ کر دم کر کے آنکھوں میں لگائے تین روز میں اٹھانے آنگھیں اچھی ہو جائیں گی۔

**یَا جَلِیْل** خاصیت: اگر کوئی شخص انگڑی میں **یَا جَلِیْل** کندہ کرے اگر انگڑی اپنے پاس رکھے جس ماکہ یا زمین کے سامنے جائے گا عزت حاصل ہوگا۔ ہر ایک ماکہ کی نگاہ اس کے سامنے بھی رہے گی۔

**یَا رَحِیْب** خاصیت: اگر کسی شخص کے چوڑا یا پس یا اسٹمپ ہو گیا ہو اس کو کسی طرح اچھا ہوگا۔ سات دن تک تین سو دفعہ **یَا رَحِیْب**

پڑھ کر اس رحم پر دم کیا جائے۔ بفضلہ تعالیٰ اس عرصہ میں غم بالکل اچھا ہو جائے گا۔

**یَا حَبِیْب** خاصیت: اگر کسی کے سر میں درد ہو وہ اپنے اپنے سر پر دھریں تین مرتبہ اس نام کو پڑھ کر دم کر کے پھر دوسری مرتبہ پانچ دفعہ پھر تیسری مرتبہ سات دفعہ پھر چوتھی مرتبہ نو دفعہ پھر پانچویں مرتبہ گیارہ دفعہ اٹھانے سر کا درد بالکل مٹا جائے گا۔

**یَا حَکِیْم** خاصیت: اگر کوئی بیمار یا بیمار بن پڑا ہو تو اس مبارک نام کو تین ہزار مرتبہ سات دن تک پڑھے بفضلہ تعالیٰ وہ مرملہ جلد مٹے ہوگا۔

**یَا مَحْمُود** خاصیت: عزت حاصل ہونے کے لیے ننانوے مرتبہ پڑھ کر دم کر کے بعد پڑھنا پڑھنا اپنے اوپر دم کرنا نہایت مفید ہے۔

**یَا بَاعِث** خاصیت: جو شخص مذہب بدل چاہے وہ ہدایت کو سامنے رکھ کر وقت اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک سو مرتبہ اس نام کو پڑھے، زندہ دل اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔



# عورت

ہر وہ فائدہ مرد میں ہوتا ہے عورت میں بھی ہوتا ہے۔ لیکن کمی کے ساتھ۔ بعض صفات عورت کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں، مرد میں یا تو پائے نہیں ملتے، یا پائے جاتے ہیں تو بہت کم۔

عورت مرد کے باطنی خصلت پر فریفتہ ہوتی ہے اور مرد عورت کے ظاہری خصلت پر۔

عورت سہارا اور محبت چاہتی ہے مرد طاقت و قدرت چاہتا ہے۔

عورت بالخصوص بچہ ہوتی ہے اس کا بچہ کھنے میں بھی بلا ہر ہوتا ہے اس کے قلم کی گردش نہایت وحشی کم اور مہذب نس زیادہ ہوتی ہے اس لئے عورت کے ہاتھ کی تحریک ایک نظر میں پہچان لی جاتی ہے، اسی وجہ سے عورت خوش خط بہت کم ہوتی ہے۔

عورت میں دو وقت اہم تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ازالہ کثرت کے بعد، پتہ کی پیدائش کے بعد۔

شادی کے بعد غلوں کے گہرا کر کس قدر جلد اس جگہ کو قبول جاتی ہے جہاں اس کا بچہ جنم دہاتی کا کچھ حصہ گزارتا تھا۔ غلوں سے جلد نفوس ہو کر وہ ماں تک کو نظر انداز کر دیتی ہے، یہ عورت کے صفات مخصوص مرد سے ایک صفت ہے۔

عورت میں مرد کی نسبت، محبت، وفا، صبر کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ عورت مرد کے مقابل میں جذباتی طبیعت، بصیرت، لائق اور وہی زیادہ ہوتی ہے۔

ایک نظر میں دوسری عورت کے پاس وزینت کے عجیب معلوم کر لینے کا فکر مرد کی نسبت عورت میں زیادہ ہوتا ہے۔ لگائی نگاہی کی صلت عورت میں زیادہ ہوتی ہے۔

عورت کو کسی زمانہ میں مردوں نے جو بھی خطاب انتہائی حقیر دینے تھے۔ وہ اس ترقی کے زمانہ میں بھی بدستور قائم ہیں۔ حیوت یہ ہے کہ عورت کو انتہائی حقیر و ذلیل کر دینے والے ان خطابوں پر عورت کی طرف سے بھی احتجاج نہیں ہوا۔ وہ خطاب بچوں، ذوالین، خواستہ اچھا نہیں اگر عورت آوارہ ہو تو اسے فاحش کہیں گے۔ اگر مرد آوارہ ہو تو اسے فاحش کوئی نہیں کہتا۔ بچوں اور ذوالین ایسی تائید ہے جس کی کوئی تذکرہ نہیں ہوتا بلکہ کائنات اس کی مخالفت ہے۔ انتہا یہ ہے کہ شیطان سے اس قدر نفرت و حقارت کا اظہار نہیں ہوتا جس قدر بچوں و ذوالین سے۔

عورت مرد کے برے جذبہ کو بھی ابھارتی ہے اور اچھے جذبہ کو بھی۔

عورت کی کمزوری نس کے زیور و کپڑے کا شوق ہے۔ عورت کی ولایت شوہر اور اولاد و شایستگی تربیت زیور کپڑا ہے۔ مرد کی ولایت عورت شہابِ روپیہ اور اچھے ماکولات ہیں۔

حکومت مرد کے مقابلہ میں عورت کو براہ راست کرنے کی طاقت زیادہ رکھتی ہے۔

مذہبی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے عورتیں ایسے رسم و رواج کی پابند ہو گئیں ہیں کی وجہ سے ان کا وقت اور ہر پر ضائع ہوا اور وہ اپنے بڑے اثرات پر سے اتنی تیزی کو مدد ملی۔ چوں کہ عورت کے مقابلہ میں زیادہ دیکھ و پریشانی میں مبتلا رہتا ہے۔ اور مقابلہ بڑا بے شمار ہے، نیز کمزوریت اور کمزور صحت، اشیاء کا عورت کے مقابلہ میں زیادہ استعمال کرتا ہے، عورت کو زیادہ ضائع کرتا ہے۔ اس لئے عورت مرد کے مقابلہ میں زیادہ کمزور ہوتی ہے۔

حکومت غور و فکر میں اور سیاسی شوجھ و بوجھ میں مرد کے مقابلہ میں کمزور ہوتی ہے، اسی لئے شطرنج جو قتل کا کھیل ہے، عورتیں عورت مرد کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

لو کہیں کی تعلیم کے سلسلہ میں ہمیں تھوڑی سی غفلت، ہندوستان کے مسلمانوں نے برقی ہے کہ قوم نے نہیں برقی، کیا تو تسلیم دلائی نہیں یا تعلیم دلائی تو صرف آئی کہ قرآن شریف پڑھا دیا بہت آگے چلے تو اوروں کی صرف اتنی تعلیم دلا دی کہ خط لکھنا آجائے، اب لو کہیں کی طرف کچھ توجہ دینی ہے تو وہ تعلیم دلائی جا رہی ہے اور اس نگاہ پر اٹھایا جا رہا ہے جس سے لو کہیاں میر سون کی شکوئی بد رشتہ کے اس شعر پڑھ کر رہی ہیں۔

شراب و کباب و بہتار و منظار

جوانی و سستی و ..... کنار

تم لو کہیں کی تعلیم دلا نا مگر ان کی تربیت کی طرف سے قائل نہ ہونا، زیادہ آزادی اچھی، نہ زیادہ پابندی۔

اس زمانہ میں شوہروں نے بیویوں کو اس درجہ میں پہنچا رکھا ہے اس کا اعتبار اس حکایت سے ہوتا ہے۔

”حکایت ایک باپ نے اپنے چھوٹے بچے کو نصیحت کے پہاڑ میں کہا کہ تم اپنی ماں کی اطاعت کیوں نہیں کرتے، اُس نے جواب دیا کہ میری ماں ہے، میری بیوی نہیں ہے جس کی میں اطاعت کروں۔ قرآن شریف دیکھیں کہیں اونچا درجہ مال نہیں کر سکتا، حاضر ہوا لی میں ہوتا۔  
مرد سے کچھ کم درجہ نہیں کر سکتی۔

حکایت عورتوں کی کلب میں تہ مجوز ہوئی کہ طوطی عورتوں کی، عادت کے لئے چند ہوتا چاہیے ایک عورت نے سائرمی کے لڑکے کو منجھل بنا کر کلب میں موجود عورتوں سے چند چیت کرنا شروع کر دیا، ایک عورت کے پاس جب پہنچی تو اُس سے کہا کہ منجھل میں آپ بھی کچھ ڈالیں، اُس نے جواب دیا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ پریشان کر چند چیت کرنے والی نے کہا۔ بہن مجھے معلوم نہ تھا کہ تم فتنہ ہو گئی ہو۔ یہ چند آپ ہی میری غریب عورتوں کے لئے ہے، ان میں شہہ دھولوں میں سے جتنی ضرورت ہے، لے لیجئے۔ پریشان کر وہ شہہ دھول گئی اور چند دوسرے دیا۔



# نقشِ شیدا

وہ عہدِ لاؤں کہاں سے کہ جب شباب نہ تھا  
نہا یہ بادۂ اُلفت سے میں خراب نہ تھا  
ننگا و شوق کا تھا انتخاب بھی بے مثل  
اُزل میں حُسن کا تیرے اگر جواب نہ تھا  
سب سے گزارے تو پھر غم کی آگنی زبست  
کہ سے کہ سے میں کوئی بدسر حساب نہ تھا  
(اجمل ابن محمد)

## نقشِ سویدا

سوز و دل یہ ہے تو پھر رات بسر کیا ہوگی  
شمع جب شام کو بجڑے گی، سحر کیا ہوگی

جس کے نامے دل مایوس سے آگے نہ بڑھے  
ایسے بیمار کی پھر ان کو خبر کیا ہوگی

کوئی اُمید کا بگنوا، کوئی غم کا شعلہ  
ورنہ اس دامنِ غفلت میں سحر کیا ہوگی  
(جمال ابن جلیل)

## نقشِ بوس

بھر کی رات کیا بسر نہ ہوئی  
تم نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی

یہ شکایت رہی مجھے اس سے  
نُطقت کی مجھ پر اک نظر نہ ہوئی

زندگی زمی نہیں مسرگ  
جو تری یاد میں بسر نہ ہوئی  
(حیدر ابن احمد)

# حضر جمال سویدا کی نقش سویدا

(حریر: پتہ محمد علیہ دست ادری)

حضرت حکیم محمد نبی خان جمال سویدا علیہ الرحمۃ دہلی کے شریفی خاندان کے ایک ممتاز فرد تھے۔ غازی، اُردو، ہندی کے فاضل کلام شاعر تھے۔ ۱۹۱۵ء میں حکیم محمد جمیل خان (م ۱۳۹۰ھ) ابن میر ملک حکیم محمد جمیل خان (م ۱۲۹۳ھ) سے ۱۹۲۶ء میں رحمت اللہ علیہم کے دہلی میں پیدا ہوئے۔ بہترین دانش صاحب لکھنؤ شاعر، صاحبِ حمد و تاریخ دان تھے۔ وہ اپنی ذات میں ایک مکمل کتب تھے انہوں نے فنِ طب، علمِ ادب، شعرو سن جیسی غامض و روایات کو خوب نبھایا۔ جو انہی کی طبیعت کا خاصہ تھا اور قدرت کی عطائی۔ جنابِ ناہر حسین انجم صاحب، حکیم جمال سویدا صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

”محمد نبی جمال سویدا (۱۹۱۵ء) میر ملک حکیم جمیل خان کے بیٹے صاحبِ زادے ہیں۔ دہلی طب کے علاوہ شاعری بھی کرتے ہیں۔ ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء کو ترک وطن کیا اور قتل طور پر لاہور میں آباد ہو گئے۔ پھر عرصہ کے بعد ان کے چھوٹے بھائی احمد نبی خان بھی پاکستان میں آ گئے۔ ۱۲ جون ۱۹۴۸ء کو — وہاں حکیم جمال خان کی بنیاد رکھی جس کا اختتام اُس درد کے ذریعہ کیا گیا کہ رابعہ غصنفر علی خان سے کیا نکاح کے ساتھ ساتھ شعرو شاعری ان کا محبوب شغل ہے اور اس ضمن میں ان کے متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

تصنیف میں جمیل خان، وفا کے شاعر اور نقش سویدا قابلِ ذکر ہیں۔

جنابِ اعجاز بٹالوی صاحب حکیم محمد نبی جمال سویدا، رحمت اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

”حضرت جمال سویدا کی پوری زندگی تحریکِ پاکستان سے قیامِ پاکستان اور قیامِ پاکستان سے دمِ آخر تک بے باکی اور

بدجہد کی زندگی تھی اور انہیں زندگی کے جس مرحلے میں بھی دیکھا ہے ان کے اپنے ایک شعر کی تفسیر یہاں ہے

اُجڑے ہوئے اسس بارخ پر جب گہری نظر کر

ہر شاخ پر شور اپنے ہی اُفتوں کا لٹاں تھا

یہیں پڑوسے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ سخنِ دردی اور ہنردردی جس سخنِ توازن کے ساتھ جمال سویدا کے دھنوں مجروحہ کلام نقش سویدا، پر نور جمال میں یک جاں دکھائی دیتی ہے۔ وہ اپنی نگاہے مثال ہے کہوں کہ ان کی حقیقت اس ترتیبِ تخلیقِ غازی کے

سے لڑد باطن نما یکو بیڈیا مرتب ناہر حسین انجم شیخ قلام علی ایڈیٹر لاہور جلد دوم صفحہ ۸۵-۸۶۔

کے ذہن کو جلا بخشتی ہے اور کسی شاعر کا یہ کمال، اس کے فن کی عظمت کا ایسا مینار جوتا ہے کہ اس کی پوری ادب بزرگی کو یاد کرنا چاہیے اور ٹھٹھ کی بات یہ ہے کہ وہ آمد کے شام تھے جس کا ثبوت ان دونوں شعری کتابوں میں نظم ہمدان غزل اس کے نیچے لکھی ہوئی تاریخ سے ملتا ہے۔ قدرت نے جہاں سویدا کو ایک وقت شاعر، حکیم، ریاض خان اور جہد مسلسل کا انسان پیدا کیا ہے اور انہوں نے اپنی پوری زندگی قدرت کے مقاصد کی تکمیل کر ہی اپنا مقصد پر حیات بنایا اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لگا کر اس بات کی کوششیں کی کہ انہیں جو دولت کیلگیا ہے اس سے نئی نوع انسان بھر کر انسانی فیض حاصل کرے، وہاں تک کہ اہل خانہ فیض کا ایک چشمہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

کہتے ہیں کہ شاعر اپنی داستانیں شمسیت ہوتا ہے لیکن شخصیت کا شاعر ہونا ضروری نہیں بلکہ جناب جمال سویدا کا معاملہ الٹ ہے۔ وہ بیک وقت شاعر و طبیب ہیں لہذا شاعر اور طبیب ایک ایسی کافی ہیں جن کو ایک دوسرے سے جدا کرنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اہل علم و دانش جانتے ہیں کہ جناب جمال سویدا ایک بے باک غیر متعارف اور کھوئے انسان تھے تھے اور شاعرانہ نقطہ نگاہ سے شخص اور مردمان کا ایک ایسا متوازن امتزاج تھے جو قلب و دماغ دونوں کی آسودگی کا ضمانت دار قرار دیا جاسکتا ہے اگر ایسی بات نہ ہوتی تو جناب جمال سویدا یہ کیوں کہتے۔

آخر پہلے میواؤں بل جھل کر اک سحر رہا  
رفتہ رفتہ کیے انسان بنا ہوں سوچتے رہے

محکم  
پرائیویٹ



احسن

خواہیں : دو ہزار یکم جیل خانہ کے عملی قیام کا  
پیشہ اسٹاک اور سوت اٹالنگ کے معروض  
انتظامیہ۔  
خود ایک ڈاکو تھا ایک خاص نام کے ساتھ  
پاس کی ہدایت پاسٹل کیا  
وہ حق شریعت کیلئے ایک سلسلہ دہکویں  
ہو کر کے اس طرح کی ہدایت پر  
استعمال کر لی۔  
ہر ایامات اور صوبہ دہکویں کے معروض  
میں  
میں  
میں



# دواسازی اور جدید تقاضے

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید

گو ناگوں مقام ہر طرف توجہ دلا کر شاہجہ اور سلطانہ کی رحمت دی گئی ہے۔ شاید اس وجہ سے بے شمار مسلمان حکمرانے طبعی اور کسبتی دنیا کو روشناس کروایا۔ اس معاملے میں مختصر چند مسلمان حکمران کی ایجادات کو تحریر کرنا چاہتا ہوں۔ راہرونی نے خدایا آلات ایجاد کئے جن میں سے بیشتر صنعت اوقات میں ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے آج تک موجود ہیں۔

پولیسٹیکا کے تجربات اور شہادت میں نے سب سے پہلے قریب پر جاننے کا کافی چلچلیا اور دور جدید کے سائنسی تحقیق کو شوگر کوٹنگ (SUGAR COATING) اور انٹیریئر کونٹیکٹ (INTERIOR COATING) کی حد تک پہنچایا۔

ابھی بظاہر نے دو چیزوں سے زیادہ سائنسی اور کلاک کی جہن میں سے بیشتر رائج کے سائنسی دور میں بھی اتنی ہی تعداد تھی جتنی آج کے صدیوں میں مل سکتی ہے۔

ماہرین جہان نے دھاتوں کے کشتے تیار کرنے اور لکھاب تیار کرنے کے طریقے بیان کرنے کے علاوہ بے شمار دھاتوں کے مرکبات تیار کئے۔ تیزاب دیانت کیا۔

مسیح اللہ کے حکیم اہل زمان کی آیت کی جہن چھوڑنے سے لاکھوں لاکھ انسانوں کے راحت و مسلمان مسیحیوں

معرض آج کی جدید طبی سائنس جہان اپنی کوششوں پر مار کر سکتی ہے وہ جس ایک ناقابل فہم و حقیقت ہے

آج کا انسان طب کے میدان میں اور کمال پہنچ چکا ہے۔ نئی سے نئی ایجادات و اختراعات کے باعث دنیا سب سے آگے گئی ہے۔ علم جہت میں انسان کے کارنامے۔ ٹیسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش۔ افسانہ کی طرح خدایا اور خدایا کے تصنیف کے صدیوں کے انسانی شہسب کی طرف مقرر ہیں یہ ایجادات اور اختراعات کا مستند دھاریں ماننا دکھائی دیتا ہے۔ بلاشبہ یہ ایجادات عظیم ہیں۔ لیکن انسان اس منزلی پر کیا رگی نہیں پہنچا بلکہ اس ترقی کے نیچے صدیوں کی کوششیں کا ثمرہ ہیں۔

طب کا آغاز کب اور کیسے ہوا اس کا جواب ابھی تک مشکل ہے۔ لیکن اس سوال کا کہ انسان کی نشوونما کا آغاز کب ہوا۔ برصغیر میں پہلا حکم تھا۔ چہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کی بات ہے۔ اس قابل حکم نے طب کی بنیاد قیاس پر رکھی اور تشخیص امراض اور ادویات کی اختراع اس واحد شخص کے قیاس پر مبنی تھی۔ لہذا طبی تحقیقات کا ایک طویل دور شروع ہوا۔

خود دماغ طب میں وسعت پیدا ہوئی اور نفل و کولر و دلائل و دور شروع ہوئے۔ علاوہ ان سے بہت قیاسی تحقیقات کو نظر انداز کر کے خدایا تصنیف ہے۔ و دیا جہن میں نے قیاس اور تجربہ کی مبادی پر کئی طبی تائید و ثبات

خود دماغ کے مددگاروں کے پاس قریب تک پہنچنے کے لیے اس کے لیے جس کے بیشتر معتقدین قدرت کے

کہ اس کی تمام تر کامیابی اُن ہیادوں کی سرچرچہ منت ہے جو اس  
 کی چشمِ مدِ طلبِ حنائی نے سینکڑوں برس کی ساری ریزی اور تپش  
 کے بعد دیا گیا ہے۔ جدید ادبیات کے مالک اگر غور و مطالعہ کیا جائے  
 تو معلوم ہوگا کہ تقریباً تمام ادبیات کی بنیادیں وہی ہیں جو حکماء  
 قدیم نے بہت پہلے دریافت کیں۔ اور اُن ادبیات کے خواص  
 اور مضامین (Tonic effects) یکساں ہیں۔ اس لئے  
 اگر آج کے جدید شاعرس طلبِ حنائی کے قریح کے لئے استعمال ہوئی  
 ہے تو اس میں بدلتی اس کا کوئی کمال ہے۔ اور یہی اصلانِ بکرہ کو تو  
 اپنا سینکڑوں سالوں پرانا فرض چکار دے گا۔

ایں فرض کو دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ بالکل بیادلی چیز ہے  
 آؤ کہہ کر تپا جاتا ہوں۔ جو کہ اگرچہ بیادلی تحقیق کا منظر ہے۔ لیکن  
 ایں نظریات کو دیکھ کر یہ کہہ کر طبعیوں کا کہ آدھ سائڈی کو ایک دنیا  
 رنگ دیا جاسکتا ہے۔

مجدد و بر ساری اور طب یونانی سے مستوحی و ساری  
 میں انگریزوں کی فرقہ بندی و نگریم میں اکثر قائل یہ ہیں کہ دونوں  
 طریقوں میں بشمول طبیعت رکھتے ہیں۔

اور یہ سائنس کے عمل کی یوں ترقی کے مراحل میں آگے بڑھنے کے ایک مکمل واقعہ نشان دہی اور جہاں حیثیت ہیں۔ یہ تمام عام مال کی خرید و فروخت پر خزانہ اور یہ سائنس تیار شدہ عموماً کی خرید و فروخت کا تھا ہے۔ ان تمام مراحل میں سب سے اہم مرحلہ عام مال کی خرید و فروخت پر خزانہ ہے۔ برتنا کی عیب میں زیادہ تر عام مال قدرتی چربی پر مشتمل ہوتا ہے۔ جن میں سے زیادہ تر تک میں سیلاب ہے اور کچھ کا شمار دکان ہے۔ بد قسمتی سے چربی میں سب سے زیادہ کاشت کا باقاعدہ استعمال نہیں ہوتا ہے اور اس کے سیلاب یا خرید و فروخت معلوم کرنے کا طریقہ۔ اب جب کہ بیشتر چربی پر مشتمل دکان

جیدہ امتحانات معلوم ہوتے ہیں تو ضرورتاً، اسی امر کی سہولت کرنا  
 کی تعمیر بندی کا باقاعدہ انتظام ہو۔

جڑی بوٹیوں کے میڈیسی پیلسٹو میں پندرہ ایس کے  
 FARMACOLOGICAL EFFECT کا انحصار ہے۔  
 جڑی بوٹیوں کو صحیح وقت اور جگہ پر پڑایا جائے اور  
 صحیح وقت پر کٹا جائے۔

جڑی بوٹیوں کو خشک کرنے اور رکھنے کا معیار ان میں موجود دیکھا دی سرکبات کو دیکھتے ہوئے ہے۔

جس نے دشمنوں کے اصل پیرائی اجڑا کر کھینچ کر اٹھا کر اپنے  
اگر نہ ہوتا تو یہاں مل آتے ہائی انکم کے ساتھ یہ جوں کے  
دوسرا ہی کا کوئی نہیں ہو سکتا تھا جس کی طرف سے یہ تھی یہ ہے گا۔

تمام ہال کی اسٹیمیں بجتی تھیں اور سیکورٹی دوسری آتشیں بھی آتی ہیں، لیکن اگر نئی دھواں پھولے تو اس میں بھی نشتہ میں ہی کا استعمال غیر تیشی کی کیفیت پیدا کر سکتے۔

[illegible]

# لبوب

وجہ تسمیہ :- لوبوب لب کی جڑ ہے جس کے معنی منہ کے چسپانہ مہون کی اس قسم میں مغریات بطور بزرگ عظم ہوتے ہیں اس نے اس مرکب کو لوبوب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ صفت باد اور اقلہ سب کے کو قوت دینے والے مرکبات میں اس کا شمار ہے۔ لوبوب کی ایجا و اطباء مشاخرین کی کوششوں کی رین منت ہے۔

## لوبوب کبیر ساوہ

اجزائے ترکیبی :- مغز بہت مغز بادام، مغز خندق، مغز قنوت، مغز پلغورہ، نورین، اشتاقل، میں سفید، بھی سرٹ، توری سٹ، توری زرد، انجیل، وارینی، سورجان شیریں، پودنہ سفید، طبیب ناگرموتی، رنگ، کباب پیچی، اندر پوشی، وردی عسری، اور کچھ تخم گندہ تخم کلم، تخم کچھور، جاحل، اجوری، استند، فضل، دلاز، بھگن، مایہ شتر، اعلیٰ، مہر، سرگن شک، تخم ترب، مغز ناچیل، مایہ روہیاں، خشکاش، ثعلب، مصری، چند برست، کبید، عید، وردی، غرق، مینی، شند، خواص :- کورنی کو زور کرنا اور گردوں کو طاقت دینا، اس کے اشتغال سے مادہ تولید بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم میں بہت توانائی، جادہ، طبیب یونانی کی کتابی اقسام و ادویہ میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

حور کی مقدار :- اگر مرد بیرو، یہ ایک گرم ذواحت ہے جس کے بہار میں کھائیں۔

## لوبوب بارد

اجزائے ترکیبی :- سفید، انجیل، نورین، اشتاقل، مہ، تخم زرد، توری سٹ، تخم گندہ، مغز بادام، تخم خشکاش، زور کرنا اور گردوں مغز یونانی، مغز پلغورہ، تخم لوبوب، مینی، شند

## لوبوب کبیر اجلی

اجزائے ترکیبی :- مغز بہت، مغز بادام، مغز خندق، مغز قنوت، مغز پلغورہ، نورین، اشتاقل، میں سفید، بھی سرٹ، توری سٹ، توری زرد، انجیل، وارینی، سورجان شیریں، پودنہ سفید، طبیب ناگرموتی، رنگ، کباب پیچی، اندر پوشی، وردی عسری، اور کچھ تخم گندہ، تخم کلم، تخم کچھور، جاحل، اجوری، استند، فضل، دلاز، بھگن، مایہ شتر، اعلیٰ، مہر، سرگن شک، تخم ترب، مغز ناچیل، مایہ روہیاں، خشکاش، ثعلب، مصری، وردی، غرق، مینی، شند

خواص :- اجلی عظم کے خاص نئے سے یہ لوبوب تیار کیا ہے۔ مہر میں جنس نامک ہے، دل، اور بخار، جگر، اعصاب، صف سے اور گردوں کو طاقت دینا، باد بڑھانا اور گردوں کے مدد کو قوی کرنا، بھگن، بھگن، شتاب کا دار و مدد ہے اس لوبوب کے اشتغال سے انسان چند ہفتوں میں سرٹ و سپید ہو جاتا ہے۔ چشمی ہے مافط کو تیز کرنا اور بالوں کی سیاہی کو تیز کرنا کا حکم ہے۔

خواص قدر :- اگر کڑھ لیا سکے کہ بھگن کے ساتھ صحت ساز دے کہ میں



خواص : گرم مزاج والوں کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا ہے  
 اس بھوب کو دانی بلند پرشر کے سطح پر بھی استعمال کر سکتے ہیں قوی یا  
 ہے، اعصاب کو توانائی بخشتا ہے اور وہ توبہ کا بڑھا ہے۔  
 خوراک ختم ہوا، اگر اس بھوب ایک کپ گرم دودھ سے بہت سا روغن کھانے

## اسلام سب کا ہے

بڑے چلو مجاہد و دہم تمہارے ساتھ ہیں  
 ساتھ ساتھ ہیں تمہارے ہاتھوں میں ہاتھ ہیں

دشمن ہے بٹ پرست تم خدا کے شیر ہو  
 آسمان ہے گواہ تم غازی ہو دلیر ہو

میرے قدموں کے نکال پڑ گئے جہاں جہاں  
 پھول رحمت بے شمار کھل گئے وہاں وہاں

یہ راستہ ہے سیدنا اس کو دل سے مان لو  
 اسلام میں سکون ہے تم یہ بھی حسان لو

ایک ہے انسان اس کا دین ایک ہے  
 یہ اور بات ہے کوئی بد سے کوئی نیک ہے

شاعر و مکتب : سیکرٹری آفیسر دعا خانہ حکیم جمل لاہور

پنجمہ دارہ جہاں کے سکون کاٹھنے کھنکھن : نجاست کا گارگوئی مٹھی ہر دوست کو دیں۔ چتر خواست کو نظر انداز نہ کرنا کہ وہ خدا کا تقدہ کی۔

# لعوقے

وجہ تسمیہ۔ معنی حرکیں پہاڑنے کو کہتے ہیں چرخہ مرکب ہٹنے کی طرح چاٹ کر استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اس کو لعوق نام دیا گیا ہے۔ اس کو پاٹ کر استعمال کرنے کی وجہ سے کرتا، کوٹ تنفس کے ساتھ مخصوص ہے، جن کو اس عمل سے فائدہ ہوتا ہے۔

فوری کم کرتا ہے۔

مقدار خوراک۔۔۔ ۱۰۔۱۵ گرام لعوق صبح اور رات سوئے وقت پانی سے کھائیں یا، بس گرم لعوق ایک کپ نیز گرم پانی میں کھانے کے وقت کو سوئے وقت ہیں۔

## لعوق بادام

اجزاء ترکیبی۔۔۔ مغز بادام، مغز کدو، گوند کیکر، کتیرا، رب، اسوس، پینی۔

خواص۔۔۔ ریل کو وقت دیکھ مائل کو ڈھکا آہے خشک کان میں ملیدہ سے بیٹھ کو نکالتا ہے۔

مقدار خوراک۔۔۔ ۱۰۔۱۵ گرام صبح اور رات کو سوئے وقت پانی سے کھائیں۔

## لعوق خیار شنبیر

اجزاء ترکیبی۔۔۔ مغز اناس، اصل اسوس، پستان، موزرنتی، پینی، دند۔

خواص۔۔۔ سینے سے غم کو نکالتا ہے۔ سرد، کام اور کھانسی کا شکایت میں فلع، کٹ ہے اور حینہ سابقہ کٹ ہے

مقدار خوراک۔۔۔ ۱۰۔۱۵ گرام صبح اور رات کو سوئے وقت پانی سے کھائیں۔

## لعوق پستان

اجزاء ترکیبی۔۔۔ حباب، پستان، بخشش، تخم ملی، کتیرا، کتیرا، گوند کیکر، اصل اسوس، پینی، دند۔

خواص۔۔۔ کھانسی اور سرد کام کے لئے مشہور اور بخیر فلع ہے سینے سے غم کو نکالتا ہے۔ اور نزلہ و زکام کی شدت کو

## لعوق کتاں

اجزاء ترکیبی۔۔۔ تخم کتاں، شکر سنو، پینی، دند۔  
خواص۔۔۔ بخشی کھانسی اور دوسے میں مفید ہے۔ سانس کی ٹانگی کو دور کرتا ہے۔ پیسے اور پیچیدگیوں سے غم کو نکالتا ہے۔ بخیر کی کان کھانسی میں منفعت بخش ہے۔

مقدار خوراک۔۔۔ ۲۔۳ گرام لعوق گرم کر کے دن میں ۲-۴ مرتبہ پائیں۔ ۱-۲ گرام خشک لعوق بخیر کی طرح چھائیں۔

## لعوق نرلی

اجزاء ترکیبی۔۔۔ بہادر، اصل اسوس، تخم ملی، گوند کیکر، مغز تخم ترپڑ، تخم بخشش، سفید، کتیرا، پینی، دند۔

خواص۔۔۔ سانس کے زور و زام میں دند، سدائت، دانت سینے سے غم کو نکالتا ہے۔ اور غلی کھانسی کو فلع کرتا ہے۔

مقدار خوراک۔۔۔ ۱۰۔۱۵ گرام لعوق صبح اور رات کو پانی سے کھائیں۔

## لغوق نرلی آب تر بوڑوالا

اجزاء ترکیبی :- اصل اسوس، تخم عظمیٰ، تخم نر فرسیاد، مغز بادام، تخم خشخاش، مغز تخم کدو، تخم نیارین، گوند کیکر، تیرا، پین و شہد۔

خواص :- خشک کھانسی اور شدید نزلہ میں نسخ بخش ہے اگر تخم کے ساتھ غلہ آکر ملا ہو تو اسے مدد دے۔ بخیر کیفیت کو دور کرتا ہے۔ جوق اور دل کی ابتدائی مہینہ ہے۔

مقدار خوراک :- ۱۰-۱۵ گرام صبح و شام کو پانی سے کھانا

## لغوق میسی

اجزاء ترکیبی :- عناب، ہود مستی، نمیر زرد،

اصل اسوس، گل شمشاد، تخم عظمیٰ، تخم نیارین، زرد فانی، پر سیاہ شان، گوند کیکر، تیرا، تخم خشخاش، روپ اسوس، بہداد، اپریشم، سرطان محرق، عسل، سفید کافور، جین

خواص :- روق کی شکایت میں خاص طور پر مفید ہے۔ کھانسی، بہکار، پیچڑوں اور سانس کی نالی کی خشکی کو دور کرتا ہے۔ پیچڑوں کی قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ اور پیچڑوں کے زخم کو مندلی کرتا ہے۔ سیج، الٹک، سرخ دم کا ترتیب دیا ہوا نسخہ ہے۔

مقدار خوراک :- ۵-۱۰ گرام صبح اور رات کو سوتے وقت حرق میسی چار ٹیبل سپون میں نصف گپ کے ساتھ کھائیں۔





# از بیاض حکیم غلام محمد خاں دہلوی

برادر حکیم محمود خان اعظم دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

① ہاتھ کی ہڈی اگر مرگی کے مریض کے بازو پر باندھ دیں یا لگے میں ڈال دیں تو مرگی کی بیماری جالی رہتی ہے اور فریادیں جانتا  
میں سے ہے۔

② کشتہ فولا دینا آگ دیتے ہر سہ تیار کریں یہ نوز قوت بادہ کما فی اور بھوک ٹھکانے کے لیے بہت مجرب ہے یہ پان فولا  
آدھ سیر تازہ لیکر کپولی جوامی پکی نہ ہونی ہر اس کا پانی آدھ سیر ایک ہڈی سے چینی کے مرتبان میں کیکر کی پسی کے عرق میں فولا  
کے ذرہ کو بھونکر سایہ دار جگہ میں آٹھ روز تک رکھیں اس کے بعد فولا کو نکال کر کھجور میں یا ایک کرکے شیشی میں رکھ لیں۔ ایک  
سہلی کی حور ایک مناسب بدق کے ساتھ دیں۔

③ فریاد مند و زلی خاندان شریفی کالو پھر کی ولادت کے وقت آسانی سے بچہ کی ولادت کے واسطے استعمال کیا  
جاتا ہے۔

ترجمہ (۱۰ ماشہ) پوست نیم (۲۰ تولہ) اجرائن و لسی (۱۰ ماشہ) پوست املانس (۳۰ تولہ) قند یاہ کہہ۔ سب  
دواؤں کو تین پاؤنی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی آدھ پاؤں رہ جائے چھان کر روغن بانہ شیریں ملا کر پلائیں

## جنم گھٹی، خاندان شریفی کا نسخہ

④ باد رنگ (۱ ماشہ) یاو کھنڈ (۱ عدد) مریم منقہ (۱ عدد) باد بان (۱۰ ماشہ) بیلی سبیہ (۱ ماشہ) بیلی نند  
(۱۰ ماشہ) اصل اسوس مختلر (۱ ماشہ) شمر لانس (۱۰ تولہ) یاو شیریں (۱ عدد) بنہ شمر (۱ عدد) سب دواؤں کو پانی میں  
جوش دے کر پلائیں، مگر یہ نسخہ بوجہ ہر ایسے استعمال کیا جائے۔



# ذَوَادِرَاتُ كُتُبِ خَانِه

حکیم محمد نبی خان

ترتیب : بیگم حکیم محسنہ بی خان

## منطق الطیر

نایاب کتب

یہ فرید الدین عطار کی کہیں ہوئی یہ مشہور و معروف کتاب :-  
 نے تمام دوسروں کے کورس میں شامل بھی ہے اس نسخہ کی صرف یہ  
 اہمیت ہے کہ طحطائی نقشب و نگاراد پرندوں کی تصاویر سے مزین ہے  
 ۱۹ دسمبر ۱۹۶۲ء میں ماسٹر غلام محمد نے اپنی صاحبہ کی  
 بیٹی نے یہ کتاب سید الملک محمد اہل خانہ کی خدمت میں پیش کی تھی  
 ○ کتاب ————— لازمی (نظم)  
 ○ علم ————— تصنیف  
 ○ ورق ————— ۲۹ ورق  
 ○ کتاب کی حالت ————— از اول تا آخر یک کل اور بہت  
 اچھی حالت میں ہے۔ ماسٹر سردار نے اپنی معلوم ہوتی ہے۔

شیخ فرید الدین عطار

نیشاپور کے رہنے والے تھے، بہت سے کتابوں کے مصنف  
 ہیں، بیشتر کتابیں نظم میں لکھی ہیں۔ چند نسخہ فارسی آپ کی کتب خانہ میں  
 ○ کتاب کی حالت ————— ۵۳۷  
 ○ کتاب کی حالت ————— ۶۲۷

## مثنوی جامی

نایاب کتب

حضرت امیر خسرو دہلوی کی مثنوی کا انوار اور  
 فخریہ الامام کے ابتدائی نسخہ نامہ لکھنے پر مشہور مثنوی ہے پہلا نسخہ  
 پر ایک مہر ہے، مکتبہ فاطمہ زریب النساء بہت ۷۰ء ۷۱ء میں  
 مثنوی سے دو تصویروں میں بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک تصویر کے نیچے  
 مثنوی سے کثیر نقل لکھا ہے۔ جو نامہ زریب النساء کے ہاتھ لکھا ہے۔  
 ○ کتاب ————— فارسی  
 ○ علم ————— مثنوی  
 ○ کتابت ————— محمدیہ  
 ○ ضخامت ————— ۱۲۳ ورق  
 ○ مسطر ————— ۳۰ سطروں  
 ○ کتاب کی حالت ————— از اول تا آخر مکمل ہے۔  
 اچھی حالت میں ہے۔

مولانا عبید اللہ رحمانی جامی

۱۳۱۵ کتابوں کے مصنف ہیں، خوبصورت خطاطی اور  
 فلسفہ کی تفسیر کے مدغم تفسیری سہ ماہی فرہم ہے خواجہ عبید اللہ

احرار سے خاص نگاہ تھا۔ نویں صدی ہجری میں ہجرات جو مرکز علم و فن تھا مولانا نے وہاں کے بادشاہ سلطان حسین مرزا کی ملازمت اختیار کی۔

○ سن ولادت ..... ۸۱۷ھ

○ سن وفات ..... ۸۹۸ھ

## مجموعہ رسائل

نایاب کتب

اس مجموعہ میں تین تصنف رسائل شامل ہیں، جنک جو تحقیق کی گئی ہے اس کی مدد سے یہ تینوں رسائل نایاب ہیں۔

(نمبر ۱) رسالہ در بحث کسمیہ و تمیمیہ

یہ رسالہ علامہ ابراہیم بن ابی بکر ہجری کی تصنیف ہے علم ریاضی کے ماہر تھے، اسد گام مراقد میں موجود ہے ساتھ کام کیا ہے۔ ان کے رہنے والے تھے تاتاریہ میں وفات پائی۔

(نمبر ۲) شرح حدیث کل، مردی ہال

یہ شرح علامہ ابن عبد البر بن محمد بن یاقوت ہالہ اور شیخ ابوالبرکات ہالہ کے تالیف ہے۔ تالیف کے رہنے والے تھے مشرق میں وفات پائی

رسالہ منطق

اس رسالے کے مصنف ابی الدین ہیں، ابن منطق ہیں، استاد کاوجہ رکھتے تھے۔ تالیف کا گلدستہ انہی کی تصنیف ہے۔

○ زبان ..... عربی و ہندی

○ سطر ..... مختلف سطر پر زیادہ سے زیادہ

○ فی سطر ..... ۵۰ سطر

○ صفحات ..... ۳۰ صفحات

○ کتاب کمالیات ..... اول تا آخر تک ہے

## دلائل الخیرات

مع ترجمہ و نقشہ حریر شریف

نایاب کتب

منقش اور مخطوط ہے۔ پاکیزہ عربی خط میں لکھی ہوئی ہے

○ فی ..... مذہب

○ خط ..... عربی تحریر نستعلیق میں

○ سطر ..... ۵۰ سطر

○ صفحات ..... ۱۵۶ ورق

○ کتاب کمالیات ..... اول تا آخر تک ہے بہت ہی مانتی ہے

○ کتاب کمالیات ..... مخطوط اور مخطوط میں لکھی ہوئی ہے

اس کتاب خوب ہے خدمت اور کتاب نامعلوم ہیں۔

## بیضاوی شریف (کامل)

بیضاوی شریف کا ترجمہ مخطوط اور تصانیف کا مجموعہ

قابل دید ہے۔ سابقہ صدی کے آخری نصف کے شروع کا مجموعہ ہے

بے جہاں اور مخطوط ہے، آخر میں دو جہاں ہیں، لکھی ہوئی ہیں، ان

میں سے ایک جہاں ہے کہ بیضاوی شریف میں صاحب ہجری کی تالیف ہے

چند سطر پر لکھی ہوئی ہے، لکھی ہوئی ہے، لکھی ہوئی ہے، لکھی ہوئی ہے

فی ..... تفسیر مذہب، عربی، ۵۰ سطر، ۲۰ سطر

صفحات ..... تقریباً ۱۰۰ صفحات، کتاب کمالیات، اول تا آخر تک

مکتب ہے اور اپنی مانت ہے۔

نامی ابی الدین ابی بکر ہجری، تالیف کا گلدستہ انہی کی تصنیف ہے۔

وزن اور کمالیات میں بیضاوی شریف کا گلدستہ انہی کی تصنیف ہے۔



# مرض اور علاج

مرض :- قدرہ سر ضعف و دماغ کے لیے۔

علاج :- نیمبرہ گاؤز بان سنہری ۶ ماشہ قمری نقرہ مرکب ایک عدد صبح نہار منہ شام ۵ بجے آب آازہ سے ادر میل  
کبیرہ ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

مرض :- موسی بخار کے لیے

علاج :- قمری بخار دو عدد ہجرہ غاکسی ۵ گرام ایک کپ پانی میں جوڑ دے کر چھان کر بقدر ضرورت پینی ملا کر صبح  
نہار منہ پئیں۔

مرض شدید ہر تو دو وقت استعمال کریں۔

مرض :- پچش، آڈن، مردہ وغیرہ کی شکایت میں۔

علاج :- اکسیر پچش اہل ایک ٹیبل سپون صبح نہار منہ شام ۵ بجے پئیں۔ حسب و پچش ایک گولی رات کو پانی سے  
کھائیں۔

مرض :- قویا بیطس (شوگر) کے لیے

علاج :- مدائے عجیب زیا بیطس ایک آدھ گولی صبح نہار منہ شام ۵ بجے پانی سے استعمال کریں۔  
سفوف نشست کہہ ایمیل ۳ ماشہ رات کو پانی سے کھائیں۔





## قریت

فرزند و محمد سیح الملک حکیم حاجت محمد اجل خان ارور  
قائد اعظم محمد علی جناح

# نظم

شورہ دے کوئی اسے مرے ہم نشین!  
اس گلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں!

اب نہ وہ غنڈہ سی جان بالانشین اب نہ وہ طہمت ہم ہساری کہیں  
ہنرہ زار دل پہ پہلی سی رونق نہیں یہ وہی پھول ہیں کیسے آتے یقیں

شورہ دے کوئی اسے مرے ہم نشین!  
اس گلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں!

باغباں گل سے لکھیں ملائے نہیں گل بھی خوشبو کو دل میں بساتے نہیں  
پھول کاٹوں سے دامن بچا تے نہیں کانٹے دامن پھرنے کو آتے نہیں

شورہ دے کوئی اسے مرے ہم نشین!  
اس گلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں!

وہ جس کی ہنکتی فضا اب کہاں بلبلوں سے چہکتی فضا اب کہاں  
گل کدوں کی ہنکتی فضا اب کہاں اب کہاں وہ ہنکتی فضا اب کہاں

شورہ دے کوئی اسے مرے ہم نشین!  
اس گلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں!

آمد حیاں یوں آئیں ایسے جھکے پیچے چھپ گئی فصیل گل خشک پتوں سے  
خوف سے ہنرہ زار دل کے طوطے آئے لگ گئے ماہیجا ڈھیر غاشاک کے

شورہ دے کوئی اسے مرے ہم نشین!  
اس گلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں!

یہ ہوا پیسے برسات ہنسی جونی یہ فضا بیتے تصویر سکرات کی  
یہ نور و آہام کی بانسری خونگ بیتے ہی مٹا رہی گئی

شورہ دے کوئی اسے مرے ہم نشین!  
اس گلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں!

# حبسِ اعظم

خاندانِ شہرینی

کہا کہ اس کے اٹھوں کی بچکانی اور  
اچر کی بند سے نہیں نہ جاتا کہ اس  
نے بریائی نکھا کر ٹھٹھا پائی لی ہے اس کا علاج یہ تھا کہ بچے کو لائے  
جائیں کروہ چکائی کو بند کر دیں۔

ایک سوڑا اور سوڑا بزرگ بچہ کی شکایت لے کر آئے نسو  
لکھ، اور کہا کہ یہ سب آج سے گا اور بڑا اتر جائے گا۔ بزرگ دوسرے  
دن ماحر تھئے، سال سنا کر دیکھتے آیا نہ بخارا تر نہ سوسیں کہ بڑے  
کر دی۔ بزرگ دن بزرگ بھرتے پھر وہی کیفیت کرتے سب آئے نہ بخارا  
اترا سب کو سب نے غصے سے ان بزرگ کو دیکھا اور گھر کر کہا کہ گستا  
آپ نے سب گھسے ہیں، اس بزرگ نے بکواسا تو غریب سے پسند نہیں  
ہو گئے تھیں سب نے بزرگ کو پسند میں نہ لیا اور دیکھا اور نہ سب سے کہ  
کر نہ است ملنے، آپ کا بچہ ملا تھا پسند آگیا ہے، اب بخارا تر  
جاتے گا اور بچہ بخارا تر گیا۔

اس آئی بان کے ساتھ کچھ مہموہاں نے طہارت کی اور  
پنے عہد کے سب سے بڑے طبیب ملے گئے "زمانہ حال کے حکیموں  
میں سب سے بڑا نہ جتا بچہ مہموہاں صاحبہ آئی بان کے گھر کو  
ور کو سب زمانہ حال کے حکیموں کو سال سے اپنی بزرگی میں دو عہد دیکھے  
رہے، ایک عہد کے رکھتے دیکھتے لگے، دوسرے عہد آئی بان کی  
اور تھیں۔ لیکن سارا گھر بچہ کو سب سے رشتہ دار کو سب سے گھر

اور ولی پہنچے۔ ولی شہر فرنگی کے شہساز اور بھگیا شہر شہساز آئی بان  
فازیں اور سونے چاندی اور دی پہنچے، قازیوں کا ایک ٹکڑا ٹکڑا کت خاں  
پہنچا، سب خاندانوں نے یہاں شہساز کو خیر گوارا کیا اور ان کی تہنیت  
بہتر گئے لگے لگے تیار رہے، ولی سے اس وقت مل ہی ایک  
پہاڑی ہے۔ وہاں انگریزی فوجوں نے سب کو چھوڑ دیا، وہاں طرف سے  
تو سب پہنچے گئے، یہاں سے ولی کی خاندانوں کی گھنٹے گھنٹے  
ٹیکسٹوں کے حکم سے ان کے خاندانوں کی گھنٹے گھنٹے  
سرگرم تھے، حکیم مہموہاں سب سے غصے سے ایک بچہ طلب میں چلے  
تھے۔ ان کے سرگرم ہونے کا وقت ابھی نہیں آیا تھا۔

آخر میں ٹوکرا مہموہاں کے سب سے حقیر ہوتے چلے گئے  
اور فرنگی توپوں کی گھنٹے گھنٹے میں گئے۔ سب نے بھگیا شہساز کی شہر  
اور ان کے کہ راہ میں وہاں داخل ہوئے، جوش و خروش سے لگ لگایا کہ  
ملا کر مہموہاں اسٹار اور گلی کی خون کی ندیاں ہیں۔ سب نے غصے کی  
ملا کر مہموہاں اسٹار اور گلی کی خون کی ندیاں ہیں۔ سب نے غصے کی  
جوش و خروش سے لگ لگایا کہ  
دیکھی اور مہموہاں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، سب نے سب سے لڑائی کی طرف نکلی  
گیا میں ہے، بھگیا شہساز کی بن آئی شہساز کے گاؤں میں بھگیا  
ہرے گئے

سب لائی قلعہ خانی تھ، چاندنی چوک میں سب کی تھی



تھیں۔ ہمارے مسجد کی بیڑیوں پر بنگلہ دیوار وقتہ خواں دلال بیٹے  
 طے۔ بیڑیوں سے کوئی ایک لاکھ تیس ہٹی تھیں۔ کنویں پر چٹیل  
 کی دھڑوں سے بھر گئے تھے۔ وہ اب ایک خدمت رواہ شہر تھا ملقت  
 گھوڑوں سے اکل کٹری ہوئی۔ ہر دہائی تیس برس ہا۔ ہر ہر سر  
 بچوں کو سمنوں سے پھانٹے تھے۔ مروج ہونے لگا وہاں سے  
 گھڑی سر پہ اٹھاتے تھے۔ مگر جات کو برقیہ سے بن کر نکلتے  
 تھے۔ خواہ اگر پہاڑی بیڑیوں سے بڑھ کر خیر تھے۔ جس کے پاس  
 دیکھا جیسے یہ پہلے آئی تو جہاں بیٹوں کی سوچ میں آئے تو کوئی ماری  
 پر نشان ملقت یہ تھیں کہ اور پریشان ہوئی۔ ان کی بھڑکی نہیں آ  
 رہا تھا کہ جسے ہونے اور جانوں کو اٹھا کیسے پر جاتیں شفیق ہوشیار کا  
 سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ اب کس در پہ جایا جئے اور کس شہر  
 ہوسکا جایا۔ اس عالم میں جانے پہچانے کے یہ خیال آیا کہ ایک  
 در شریف خیرا بھی ہے جہاں پر خانا ہو دیکھو کہ پیاری کا صلیب کیا  
 کرتا تھا اور مصیبت میں بھی اٹھ بٹا کرتا تھا۔ یہ خیال آتا تھا کہ  
 پریشانی ملقت خیرا کی کیڑی پائی اور شریف خیرا پر اٹھ پڑی۔  
 جیسے وہی کے اور کو پہے رسا بیڑوں کا کوہ شروع  
 میں وہی کا مال ہیں اچھا دتھا۔ اب سب سے اس وقت لگی تمام جان  
 کا جو مال دیکھا وہیوں قلمبر کیا :

مکنت دھوی اور پتھر چکڑ اس لگی ملک۔ لگی خوف سے  
 لوگوں کے در وال گئے۔ اس لگی میں صوبہ دس بارہ گھر  
 میں اور دست ایک ہی طرف سے ہے۔ گھٹن والی کھڑا  
 ہیں۔ یہ نیا تو رہے والے پلٹ گئے ہیں۔ عزتیں بچ  
 کو چھاتی سے ملک ہوئے تھیں اور وہ دوسرا کا دھڑ

ہمارے لگی گھڑیاں ہیں کہ لوگ باقی رہ گئے تھے مہم  
 نے مل کر لگی کا دورہ انداز سے بند کر دی اور شہر میں  
 لگی سرشت تو تھی۔ درخت بھی ہو گئی۔

مگر لگی اس خوفناک میں کتنی دیر درخت رہ سکتی تھی  
 اس کے چھوٹا کاوند و بخت دوسرے ہی طرح سے گھرا۔ جانا چاہیے کہ  
 دن میں داخل بھنے والی اگر لگی کی ٹیٹ کی ٹکک پر تاج پٹیل اور  
 چٹیل کے ریلے بھی تھے اور یہ وہ ریاستیں تھیں جو خانہ لگی شری  
 کی بہت قدر والی تھیں حکیم محمودی ان کے جیسے بھی لی حکیم غلام محمد  
 پٹیل سے وہی پٹیل تھے۔ وہ ریاستوں میں رہتے تھے لی کے انتقال  
 کے بعد ان کے بیٹے حکیم غلام محمد خاں پٹیل لگی سے حکیم محمود خاں  
 کے چھوٹے بھائی حکیم غلام محمد خاں بھی پٹیل لگی میں رہتے تھے۔ خود  
 حکیم محمود خاں کو یہ سنت چھبست وغیرہ ملتا تھا۔

ہو ریاستوں سے تانا، وہی شری لگی تعلق اس سے  
 وقت میں بہت کام آتا۔ اس واسطے سے اس قیامت میں شریف خیرا  
 کی حفاظت کی ضرورت پیدا ہوئی۔ اساتذہ ہی کے کوپے کی حفاظت  
 ہو گئی۔ خالہ بٹن امیناں کا سانس یہ اور بعد کا سوال نہیں ملتا کہ  
 اس مصیبت میں کام لینے کی ایک ضرورت پیدا ہو گئی تھی۔

مترہہ مرزا شہنشاہ جعفر علی شاہ گھڑیہ اور فراتو سے خیال  
 اس جنگ میں خالہ بٹن کے ساتھ ہیں اور ان کی فوج شری  
 سے انگریزوں کی مدد کا ہے۔ جو ہے چند عورتیں  
 خاصہ جہاں کی سرکار میں آئے ہیں۔ ہر جہاں اور شہر  
 کے نامور و قدامت عزت لوگوں میں سے ہیں۔ حکیم محمود خاں  
 حکیم محمود خاں کی بیٹی تھیں۔ انہوں نے خالہ بٹن کے ساتھ رہتے تھے۔

جنت مکان کی اولاد میں ہیں، اس کو چھ مہینے بچے  
 لڑکھانہ کی رو سے مہینے کی گئی ہیں، میں دس سال  
 سے ان میں سے ایک صاحب جادو شریعت کا پڑوسی ہوں  
 لڑکھانہ شریعت میں سے ان کے تعلق میں اور ان کے  
 ساتھ اپنے جگہوں کا طریقہ بافتل زندگی بسر کرتے ہیں  
 اور ان کے دونوں حضرات شریعت میں راجہ کی مصاحبت میں  
 لایا جانی ولا راجہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ چونکہ دلی کا فتح  
 متوقع تھا، راجہ نے اسلام بندہ پروری کا فتور و انگو  
 سے مل کر دیا تھا کہ جب دشمن فتح ہوگا۔ اس کو پتے کے  
 واسطے یہ مخلص فتور کر دیا جائے گا تاکہ اگر دلی  
 میں کوئی لڑکھانہ ہیں گھروں کو تھکان دینا پڑے۔

میں اس کو چھ مہینے پر خود پیشہ کرتے۔ یہی اسی تھے پتے کو چوں  
 کے ہی اس کا کوہر ہو گیا۔ غالب نے مٹی ہر گول تھانے کو میرٹ کا  
 حد حیدر کر لیا کہ:

”بعد فتح راجہ کے ہاں آئیے اور یہ کوہر محفوظ رہے  
 اور میں کہاں اور یہ شہر کہاں“

اور مختلف کو چوں سے شریعت پر شان حال ہو کہ شریعت متزلزل ہو پڑا  
 عرضی ہمارا نہ تھے کہ حکیم صاحب ہماری میں جنت آپ کے سوا ہے ہم  
 اس شہر سے نکلتے ہیں۔ جیتے ہی تو وہاں آئیے گے اسی واسطے  
 ہے کہ حکیم صاحب کا طب بند ہو۔ آج وہ صاحب ہیں کہ  
 نہیں ان کے شریعت مسدود ہے۔ جیتے ہی گئے تھے۔ انہوں نے یہ سرا  
 کو ان کی بہت دلیری کی۔ جس میں جیتے تھے وہ اس سے ایک کو شریعت  
 تم میں ہیں پڑا کہ گھر میں جیتے ہو چکے تھے اور تھے۔

ہر رات نہ کھنے والے کہتے کہ عرضی ہمیں گھری پر پانا نام رکھا اور  
 خود ہا کر ساسے والی کو شریعت میں رکھتے ہیں۔ اتنے ہیں گھاروں کا جب  
 واپس ہو تو خود اپنے ماں کی پیالی کرنا اور سے ہوتا۔

آج ان میں انہی میں کو شریعت میں رکھتے ہیں۔ گھاروں کا  
 دلی کی ساری میں جنت اس کو شریعت میں رکھتے ہیں۔ لالہ قلعہ  
 تھا شریعت متزلزل ہو رہی تھی۔ لالہ قلعہ کا اعتبار تھا کہ اگر اس  
 قیامت میں شہر کی بجائے اختیار کا ایک بیس کر قلعہ ہو رہا تھا۔ لالہ قلعہ  
 سے اقتدار اگر یہ نہ کہ ہاتھ میں آیا اور اقتدار شریعت متزلزل کر لیا  
 جنتی ہوا۔ حکیم گھاروں شریعت متزلزل روایات کے والہ وار تھے کہ  
 اب شریعت متزلزل روایات سے بڑھ کر ایک روایت کی امانت اس کے  
 شہر ہو رہی ہے جس میں تھکان کا لالہ اب ایک لالہ قلعہ کو بھاجا  
 تھا وہ اب ایک نئے میں کی تلاش میں تھے۔ لالہ قلعہ کی امانت کے  
 ساتھ شہر اس تھکان کی امانت میں شریعت متزلزل ہو چکی  
 تھی۔ لالہ قلعہ کے کوہر نے یہ نہ ہوئی۔ مگر اس کے بعد شہر کی  
 متزلزل تھکان۔ میری پر گھاروں میں جیتے ہیں۔ اب حکیم صاحب کا ایک  
 پیر مطلب میں تھا۔ اور دوسرا تھکانے کو میری میں۔ سب سے زیادہ  
 کی بدست عائد ان شریعت کو تو تھکانے اور روایات متزلزل ہوئی تھیں  
 ان سے۔ اس پر سب سے خود لالہ قلعہ شریعت کا جو صاحب ہو رہا تھا اس  
 کے تعلق ہا کر جیتے کہ میرا شہر دار ہے اور یہ لالہ قلعہ ہے۔ اس میں شہر  
 نے بہت سوں کو قید سے چھٹکارا دیا۔ چھ کو کوں کی جہانداریں ضبط  
 ہوئی تھیں ان میں سے کہوں کی جہانداریں کہیں نہ گئے تھیں۔  
 ایسے تھکانے جہانداروں نے یہ گھر پور ہو کہ شریعت متزلزل  
 تھکانوں میں سے ڈال دیے۔ (ہاں آئیے)

ترجمہ: میرزا جان

# مسیح الملک حکیم محمد احمبل خان

اول

## سوامی شرودھاتند

تاریخ میں ہے کوئی ایسی مثال

جسے ہے سن ۱۹۱۸ء کا۔ پندر تھے سوامی شرودھاتند  
کس جماعت کے۔ ایک کٹر ہندو جماعت کے۔ جماعت کا  
نام ہندو ہاسبھاء برہمنیہ میں بننے والوں کے دلوں میں حکیم  
اہل فن کا کین تمام تھا۔ ان کی ہر دل جو بڑی کس درجہ پر  
فہمی ہوا ان کا اہتمام ہندو ہاسبھاء سے نکال لیجئے۔ ساؤنڈ  
اہلس تھا ہندو ہاسبھاء کا یہ کہہ میں ایک کٹر ہندو جماعت  
کا کہ کسی حد تک کس کو پیش کی گئی۔ ایک سلطان۔ برہمنیہ کے پناہ  
بلو شاد۔ مسیح ملک کو تار بچ گرا ہے کہ یہ ملک حکیم اہل خان  
سے چھلے لوٹاؤں کے بعد آج تک کسی دوسرے سلطان کو  
حوالہ حاصل نہ ہو سکا۔ تاہم میں ہے کوئی ایسی مثال۔

○ از مکتبہ سرحد احمد خان (دلی)

### انجمن نظم سربندان اسلام

تعداد: ۱۰۰ کے سلسلے

جنگ عظیم اول کے زمانے میں مولانا محمد علی

مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا خضر علی خان  
مولانا حسرت مرادتی، مولانا محمود الحسن کوثر خان کے قید  
عقوبت مقامات پر نظر بند کر دیا گیا۔ حیرت ہے، جدا میں  
اتنے ہمت کہاں کر رہے تھے کہ بے آگ، و شاہ مسیح الملک  
حکیم اہل خان کو قید و بند کر سکتے۔ وہی بے ترقی و شاہ تھا  
جس نے اُس ملک سرحد پر انجمن نظم سربندان اسلام کے نام  
سے ایک انجمن قائم کی جس نے ان رہنماؤں کو قوم کی رہائی کے  
یہ تکرار اقلی تا اہم کیا کہیں اور ان حضرات کو اور ان کے حواریین  
کو امداد بھی پہنچائی۔

○ علامہ محمد قزوینی

### رئیس احمد جعفری

درگاہ میں سب سرگرم ہو کر حاضر ہوئے تھے

حکیم اہل خان کے متعدد مشیتیں تھیں درحقیقت

میں وہ منفرد تھے۔ ہر ایک کے مثل طیب تھے۔ مسیح ملک

کا خطاب صادق الملک کے سرکاری خطاب کو ترک کرنے

کے ہندو قوم کے جذبات عقیدت کا سچا ترجمان تھا۔ وہ ایک  
دانا اور زہیم شخص تھا۔ گاندھی جی ہندو اور مسٹر آرمسٹرونگ  
نہرو ہندو مولانا شوکت علی، مولانا محمد علی جوہر یا مولانا  
ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر علامہ اقبال جیوں یا لالہ چیت رائے۔  
اس بلڈ گاہ میں سب سرنگوں جو کہ حاضر ہوتے تھے۔

○ رئیس احمد منٹری

## گناہ شورش کا شمیری

حکیم امین خان ان لوگوں میں سے تھے جو خاص  
خاص عظمتیں سے کرپید ہوتے ہیں

آغا صاحب ان کی شان میں یوں طلب انسان کہا  
کہ ان کا مکان کے دہلی کے مکمل کی طرف دہلی کے شرفا کی  
آخری یادگار تھا ملک کے بڑے بڑے لوگ دہلی میں ان کے  
پاس ٹھہر کر رہتے تھے۔ گاندھی جی، علامہ تہاں، حسرت مہاتما  
مولانا ظفر علی خان، عرض اس دور کا شاید ہی کوئی مہما ہو گا جو  
کے پاس نہ ٹھہرا ہو۔ وہ حسرت رہنماؤں ہی کے میزبان رہتے  
بلکہ یہ تمام داخلی غمیوں کو بیگہ تھے۔ چنانچہ ان کے  
اکابر کا ہر اتہار تھیں۔ وہ حادثات و واقعات کی پیداوار نہ  
تھے بلکہ ان لوگوں میں سے تھے جو خاص خاص عظمتیں سے کر  
پیدا ہوتے ہیں۔

○ آغا شورش کا شمیری

## مولانا حالی

سحر کا مصداق تھے۔ دیکھنے والے  
حکمت میں آتے۔ زیادہ کون دیکھ نہیں آتا۔

میں مولانا مال کا یہ مسیح ملک حکیم حافظ امین خاں صاحب  
کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا سوں کو اس  
شعر کا مصداق مجھے دیکھنے طلب و حکمت میں ان سے زیادہ  
کوئی اور نظر نہیں آتا۔

نیم ہاؤس کا میا اور غریبوں کا حبیب  
خود حکیموں کا مہاجر اور غریبوں کا حبیب

○ سیرت اجمل

## حاکم اور غلام

درخواست غلام کی — خواہش حاکم وقت کی

قوم غلام۔ حاکم تاج برطانیہ۔ قوم کا ایک غلام  
مسیح ملک حکیم امین خاں حاکم کی سٹے شدہ پالیسی کے خلاف  
وقت آپہنچا۔ رانی اور یوہیہ کہ طلبہ کالج کی تنگ بنیاد کا  
حاکم نے رکھا۔ کیا یہ کارنامہ خود اپنے میں ایک کارنامہ نہیں  
کہنے والے تھے ہمیں یاد نہیں جس میں حاکم غلام خواہش کے  
سرنگوں کر رہے۔ لگتا ہے کہ غلام کسی غیر معمولی کڑور  
کا ہی حامل ہو سکتا ہے۔

○ از کتب منشا شمیر (ہندی)

## صاحبزادہ نصر الدین خان ولیعہد یا بھوپال

لیس برسے نزدیک آغا ہے

ریاست بھوپال کے ولیعہد مسیح کو صاحب  
مہول ہشتونے تھے۔ ہاتھ نہ دھو کر نہ شہر کیا۔ یکایک  
آنکھوں کے سامنے دھند چھا گئی۔ گھبرا کر دونوں آنکھوں  
کو ملا کر روشنی غائب ہو چکی تھی۔ حکیم امین خاں راج سے



## امیر مینائی

میر ملک کی زندگ

میر ملک حکیم امین نام کی زندگ حضرت  
امیر مینائی کے اس شعر کی بہت تفسیر تھی۔  
خبر چلے کسی پر تڑپتے ہیں جسم بھر  
ساحلے جہاں کا درد چاہے بگڑے ہے  
ریختی (لاہور)

## غازی امان اللہ خان

فرمانروائے افغانستان

غازی امان اللہ خان میر ملک کی عقیدت رکھتے  
تھے وہ بہت بڑے حدت مند تھے لیکن ان کی دولت خرموں کا کچھ  
پرے سے بیاہ فریق ہوتی تھی علوم بیند میں ان کا یہ حسب علم تھا کہ  
ملک کی مجلسوں کی صلاحت کرتے تھے۔ یہ افغان ہیں فرمانروائے  
افغانستان غازی امان اللہ خان کے۔  
سیارہ ڈائجسٹ

برائے گئے۔ اچھوں سے چند دن قیام کیا اور اس عرصہ  
میں اپنے ترکش کے سارے قیر صرف کر ڈائے لیکن کوئی تر  
نقل نہ رہا۔ پندرہویں دن حکیم صاحب نے  
سطلان جہاں بیگم سے صاف صاف کہہ دیا کہ مجھے جتنا آنا  
تھا سب کرچکا۔ اب ملائ میرے پس کا نہیں۔ آپ مجھ  
سے بہتر طبیب یا ڈاکٹر کو بلوایے۔ غرض حکیم صاحب  
کو عیسوی حکیم صاحب نے قیس یہ کہہ کر پس کر دی  
کہ اب جو پس مجھے دی جا رہی ہے وہ میرے نزدیک جائز  
ہوگئی۔

○ عبدالحیدر قریشی (سیارہ ڈائجسٹ)

## ہزارنس مسر آقا خان

واٹس ایپ ہڈا لارڈنشوسے طاقت

ہزارنس مسر آقا خان کی سربراہی میں عظیم اکوہ  
۱۹۰۱ء کو شند میں لارڈنشوسے شند سے ملاقاتی ہوا  
تھا۔ شند نے حکیم کے تحت متوقع اصلاحات کے بارے  
میں حکیم صاحب سے اپنی مصروفیات پیش کیں۔  
○ تحریر محمدی

# حکیم احمد بن خان اور طبی لکچر

## (نبض)

- ① فرمایا ایک قسم کی نبض اس کی حرکت اختلاجیہ کا پتہ دیتی ہے وہ یہ ہے نبض مثل مائل پر عظم سرخ میں اور قیس شرف جو اس نبض کا تجربہ حکیم صاحب مرحوم نے ایک مریض پر لکچر کے دوران کر لیا تھا
  - ② فرمایا ایک قسم کی نبض کے متعلق ہم سے غذاؤں میں متواتر تجربات ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی نبض سرخ و ضعیف، ہمتی، شرف ہو تو اس سے آپ فرمائیے سوال کریں کہ تم رماوہ متویر رفیق ہے اگر وہ اس بات کا اقرار کرے تو فوراً قوت عائدہ کا خیال ذہن نشین کر لینا چاہیے اور دیا رہ اس سے دریافت کرنا چاہیے کہ کیا تمہارے ہاں اول و ہوتی سے لگ لگا دہنے کا اقرار کرے تو فوراً لڑکے یا لڑکی کی ہیئت دریافت کرنا چاہیے تو لڑکے کے ہونے سے وہ انکار کرے گا اگر فوراً بھی کہے تو اس کے موت کی خبر دے گا۔ لڑکی کی حیات کے بارہ میں وہ ضرور اقرار کرے گا۔
- فرمایا بلور برگرگرا اور سید حکیم سید امین الدین صاحب اپنی در سر طبع جب کسی اس قسم کی نبض دیکھا کرتے تو فوراً مریض سے سوال کر کے اور فرماتے کہ تمہارے یہاں لڑکیاں ہوتی ہیں تو وہ اس بات کا اقرار کرتا اور لڑکے کی ولادت کی بات انکار بھی کرتا تو اس کے موت کی خبر دیتا
- فرمایا اس نبض کو تمام نبضوں سے زیادہ اہمیت ہے اور یہ طبعیب کی مذاقت پر ولادت کرتی ہے بشرطیکہ کوئل طبعیب اس کا بہرہ جوستے۔



Ear pathologies are also effected by Sijda of Namaz. A number of patients start their first symptom of vertigo in Sijda. Many patients of Meniere Disease on path to recovery will come and complain that they are alright but cannot perform Sijda yet. This is a good indicator for the physician to continue their treatment until patient is able to perform Sijda without being vertiginous. Tinnitus is made much worse in Sijda position. May it be idiopathic or in Meniers Disease or any other cause. Sijda should also be taken as a sign of assessment of improvement in the management by asking patient to perform Sijda and then report whether tinnitus is still present or not. Patients of Otosclerosis also complain that their tinnitus is worse in Sijda position.

Patients following stapedectomy keep complaining for sometime following surgery that vertigo continues in Sijda position and they can not pray. Eustachean tube blockage is another pathology which is effected by Sijda position. It is more commonly seen in adults where blockage is secondary to sinusitis and rather rarely in children due to adenoids

Thus it is clear many pathologies in nose and ear are first noticed in Sijda position and this should be utilized by the physician for a positive question to assess the diseases. This should also be used as prognostic sign in many pathologies of nose and ear to assess the results of treatments.

No mention is made in any ENT book or article about the role of this position in medical and ENT examination as this position is not acquired in people of west but only Muslims who pray and go into this position. Unfortunately no mention is made in even local books and articles about the facility of using Sijda as a question though patients do complain of many symptoms in Sijda





**Male Sijda**



**Female Sijda**

In patients with nasal polyp nasal blockage is much worse in Sijda position and in early cases of mobile polyp nasal blockage will only come in this position and not otherwise. In post SMR patients nasal blockage is very commonly complained of in Sijda position. Nasal allergy patient very commonly start running nose in Sijda position. One patients recently

complained to me that he could not perform Sijda as it is like opening a tap and his nasal blockage gets worse as well. Many epistaxis will start in Sijda position as the pressure of blood in these vessels increase during Sijda and hypertensive patients should refrain from performing Sijda until epistaxis has been completely controlled



# SIJDA

Sijda is a classical position of prostration performed by Muslims who pray. It is repeated in every Namaz and it's duration is variable. The average time can be taken from 4 seconds to 7 seconds but the extremes are wide apart and the duration can vary from few seconds to many hours.

Sijda is a position where namaz's forehead and nose is touching the floor, the hands are flat, palms are lying parallel by the side of the head, the chest and abdomen are raised up above the head and knees are bent under the trunk, toes pressed on floor and extended, (Fig 1). Thus it results in nose being most dependent part of the body and buttocks have the highest position. The bottom may not be in highest position in many females who keep their buttocks tucked between feet but no doubt both nose and ear are in dependent position. Many patients with various pathologies in nose and ear complain that various symptoms are made worse during Sijda and some symptoms even start during Sijda.

A few examples are worth recording. Patients of vasomotor rhinitis will have more nasal blockage during Sijda due to hypostatic engorgement. This position thus can also be used to assess the progress of surgical treatment like submucosal diathermy or cryosurgery. If patient following this minor surgery are free of nasal blockage in this position then the surgeon has done some good. In patients with sinusitis in Sijda position the ostium of maxillary antrum becomes dependent in position, thus many patients of sinusitis will have nasal discharge and blockage during Sijda.

# قرض اتارو ملک سنوارو

NDRI (2006)

**Commercial Bank Ltd**

**Branch** Amrit Hotel Lahore

**Branch No** Amrit Hotel Lahore

**PLS NO** 502295-1 **PLS NO** 24-3-97

**Re** USD 1000/- **Amount** USD 1000/-

**Received from** Mr. Chaudhary

**Received for** Mr. Chaudhary

**Signature** Mr. Chaudhary

**Stamp** Mr. Chaudhary

**Signature** Mr. Chaudhary

**Stamp** Mr. Chaudhary

**Signature** Mr. Chaudhary

**Stamp** Mr. Chaudhary

RECEIPT FOR DONATIONS TO "PRIME MINISTER'S FUND FOR NATIONAL DEPT RETIREMENT".

NDRI

Branch of the Bank and Branch

**Commercial Bank Ltd**

**Amrit Hotel St. Lahore**

1522

Serial No.

4

Dated

24-3-97

Full Name and address of the party making or endorsing.

Particulars of Cash, Saving Certificates, Securities, Prize Bonds etc., tendered.

Amount.

**Dr. Chaudhary**  
**Amrit Hotel**  
**207, Railway**  
**Road - L.H.R.**

Cash

5000/-

**Signature**

**Stamp**

On the face of Saving Certificates/Prize Bonds/Securities their face value may be indicated in the amount column.

دواخانہ حکیم اجمل خاں کی انتظامیہ نے 1000 ڈالر اور  
کارکنان دواخانہ ہڈانے 5000 روپے وزیراعظم کے فنڈ  
قرض اتارو ملک سنوارو میں جمع کروائے۔





PERMISSION No: 5374

Monthly

**AJMAL**

*Lahore*

No.7

(A Publication of Dawakhana Hakeem Ajmal Khan (Pvt) Ltd

Vol. 1

FAX



7120542

TEL



7354226

نزلہ، زکام اور کھانسی کے لیے مفید شربت۔



دواخانہ حکیم اسد اللہ خان میڈیکل سٹال لاہور

لاہور • کراچی • راولپنڈی • پشاور